نامے جو میرے نام آئے

۱۔ متنوع مضامین شائع کریں تاکہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ مستفید ہوں۔

(ڈاکٹر حمید اللہ۔ پنجاب یونیورسٹی)

۲۔ مجلّہ التراث دیکھنے پر معلوم ہوا کہ یہ ایک علمی، ادبی، سیاسی اور دینی معلومات کا خزانہ ہے اور مسلک اہلحدیث کا پورا ترجمان ہے جس پر بہت خوشی محسوس ہوئی۔ (شیخ عنایت الرحمان عنایت مدیر دار العلوم اشاعة العلوم۔ صوابی)

۳۔ شمالی علاقہ جات کے پہاڑوں کے دامن میں چھپنے والا مجلّہ قابلِ قدر ہے۔ دلی استدعا ہے کہ اسے سہ ماہی شائع کریں۔

(نسیم عبدالشکور۔ جامعہ علوم اثریہ۔ جہلم)

التراث: اگر مجلہ کا ہر خریدار مزید دو دو خریدار فراہم کر دے، تو عنقریب مجلہ قارئین کے حسب منشا سہ ماہی شائع ہو سکے گا۔ ان شاء اللہ

۴۔ التراث کا مطالعہ کر کے بہت خوشی ہوئی کہ بلتستان کے علماء نے دینی علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ اشاعتی کام بھی شروع کیا ہے۔ اللہ آپ کو اس کام میں ترقی دے اور اس کی اشاعت کو بھی بڑھائے۔ مجلّہ کا دورانیہ طویل ہے۔ لہٰذا اسے سہ ماہی بنائیں یا دو ماہی کریں۔ یہ تمام قارئین کی گزارش ہے۔ (محمد عسکری بلغاری)

۵۔ التراث ہمارا علمی ورثہ ہے۔ اپنی مثال آپ ہے۔ اس سے نوجوان نسل کی اصلاح ہوتی ہے۔

(سکندر نواز۔ جہلم)

۶۔ شمارہ نمبر 8 میں ''صیاد اپنے دام میں'' کے دبیز پردے میں عالمی دہشت گردوں کے اصل سرغنے کی نقاب کشائی کا کیس اس طرح چھپا کر پیش کیا گیا تھا، جیسے بھیڑ کی کھال میں شیر ببر۔ اس میں کوئی مصلحت ہے یا لطافتِ ادبی؟

بہر حال ابتدائی تین الفاظ کے سوا سارا مضمون قابل دید اور لائق مطالعہ تھا۔ کہاں امریکہ جیسے ظالم بنیے کی مفاد پرستی و طوطا چشمی اور کہاں ''مالی قربانی'' کا شاندار اعزاز! یہ چھچھوندر کے سر میں چنبیلی کا تیل لگتا ہے۔ اس نے کوئی مالی قربانی نہیں دی، صرف اپنے مفاد کے لیے روس کی سپر پاور کو توڑنے کی چال چلی ہے۔

کیا یہی بہتر ہوا گر اگلے شماروں تک اس موضوع کا تعاقب جاری ہے۔

اس مضمون کی صداقت پر علامہ اقبال پیشگی صاد کر گئے ہیں: ''فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے''

(محمد عبداللہ راولپنڈی)

التراث: عنوان کی دبیزی پر دَبیر خود بھی شاکی ہے، اسے جو نسا نام دینا چاہیں دے دیں، اگر چہ دوسری توجیہ پسندیدہ ہے۔

جبکہ ابتدائی تین الفاظ کو سہوِ قلم کہیں تو زیادہ مناسب ہے۔ شکریہ